سوال

(65)قبروں پر مسجدیں بنانے کی ممانعت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قبروں پر مسجدیں بنانے کی ممانعت

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبروں پر مسجدیں بنانے کی ممانعت

بِسۡمِ اللَّهِ ' والحمدللہ ' والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ_ اما بعد :

رابطۃ العلوم السلامیہ کے ''مجلہ ''شمارہ نمبرتین اورباب ''ماہ رواں میں مسلمانوں کی خبریں ''کے مطالعہ سے معلوم ہواکہ مملکت اردنیہ ہاشمیہ میں رابطۃ العلوم السلامیہ اس غارپر مسجد تعمیر کرنا چاہتا ہے ،جس کا حال ہی میں ''رجیب ''نامی بستی میں انکشاف ہوا ہے اورجس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ انہی اصحاب کہف کا غار ہے ،جن کا قرآن کریم میں ذکرآیا ہے کہ وہ اس میں سوئے رہے تھے ۔

اللہ اوراس کے بندوں کی ہمدردی وخیر خواہی چونکہ واجب ہے ،اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ مملکت اردنیہ ہاشمیہ میں رابطۃ العلوم السلامیہ کے اسی مجلہ میں یہ مقالہ شائع کراوں جس میں مذکورہ بالاخبر شائع ہوئی ہے ۔ میں رابط کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ مذکورہ غارپراس نے مسجد تعمیر کرنے کا جوارادہ کیا ہے تو وہ اپنے اس ارادہ کو فورا ختم کردے ،کیونکہ ہماری اسلامی شریعت نے جوایک کامل ترین شریعت ہے ،انبیاء کرام اورصالحین کی قبروں اورآثار پر مسجدیں تعمیر کرنے سے نہ صرف مکمل طورپر منع کیا ہے بلکہ ایسا کرنے والوں پر لعنت بھی کی ہے کیونکہ یہ شرک اورانبیاء وصالحین کے بارے میں غلوکا ذریعہ ہے ،شریعت نے جوکچھ کہا حالات وواقعات اس پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں اوریہ تصدیق بھی اس بات کی دلیل ہے کہ شریعت اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اوریہ تصدیق اس بات کی بھی برہان ساطع اورحجت قاطع ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی کے پاس سے جودین لائے اورجسے آپؐ نے امت تک پہنچایا ،وہ ایک سچا دین ہے ۔ آج جو شخص بھی عالم اسلام کے حالات کا جائزہ لے گا تواسے معلوم ہوگا کہ قبروں پر مسجدیں ،ان کی تعظیم ،ان کی آرائش وزیبائش اوران کی مجاوری شرک کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے ،لہذا یہ اسلامی شریعت کی ایک خوبی ہے کہ اس نے اس کے وسیلہ شرک ہونے کی وجہ سے اس سے منع کیا ہے ،چنانچہ امام بخاری ومسلم رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت ذکرکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''اللہ تعالی یہودونصاری پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا۔ ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس ارشاد کے ذریعے درحقیقت

آپ ﷺ اپنی امت کو اس سے بچنے کی تلقین فرمارہے تھے اوراگر یہ بات نہ ہوتی تو خود آپؐ کی قبر شریف کو نمایاں کیا جاتا لیکن آپؐ خائف تھے کہ اسے بھی مسجد نہ بنالیا جائے ۔ صحیحین ہی میں ہے کہ حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گرجے کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اوراس میں بنی ہوئی تصویریں بھی دیکھی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب کوئی نیک آدمی فوت ہوتا تو یہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بنالیتے تھے اوراس میں پھر تصویریں بھی بناتے ۔ اللہ تعالی کے ہاں یہ لوگ ساری مخلوق سے بدترین ہیں ۔ ''صیح مسلم میں حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات سے پانچ دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''میں اللہ تعالی کی جناب (بارگاہ) میں اس بات سے اظہار برات کرتا ہوں کہ تم میں سے میرا کوئی خلیل ہو کیونکہ اللہ تعالی نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس نے اپنا خلیل بنالیا تھا ۔ اگر میں نے امت میں سے کسی کو اپنا خلیل (بے حد گہرا دوست) بنانا ہوتا تو ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا ۔ لوگو! آگاہ رہو کہ تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں اورولیوں کی قبروں پر مسجدیں بنالیتے تھے لہذا تم ایسا نہ کرنا ، قبروں پر مسجدیں نہ بنانا ، میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں ۔''

اس باب میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں ، جن کے پیش نظر علماء اسلام اورمذاہب اربعہ کے تمام ائمہ کرام نے قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع کیا ہے ، اس سے بچنے کی تلقین کی ہے تاکہ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل ہوجائے ، امت کی خیر خواہی ہوجائے اورانہیں ان امور میں واقع ہونے سے بچایا جاسکے جن میں پہلے غالی یہودی اورعیسائی مبتلا ہوئے اوراب ان جیسے ، اس امت کے گمراہ لوگ بھی اس میں مبتلا ہورہے ہیں ۔ اردن کے رابطہ علوم اسلامیہ پر بھی یہ واجب ہے اوردیگر تمام مسلمانوں پر بھی کہ وہ سنت نبوی پر عمل کریں ، ائمہ کرام کے منہج کو اختیار کریں ، جس سے اللہ اوراس کے رسول نے بچنے کی تلقین فرمائی ہے ، اس سے اجتناب کریں ، اس میں بندگان الہی کی دنیا وآخرت کی بہتری ، سعادت اورنجات ہے ۔

کچھ لوگ اس سلسلہ میں اصحاب کہف کے واقعہ کے ضمن میں مذکور حسب ذیل ارشاد باری تعالی سے استدلال کرتے ہیں کہ :

قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا (الكهف ٢١/١٨)

''جو لوگ ان کے معاملے میں غلبہ رکھتے تھے وہ کہنے لگے کہ ہم ان (کے غار) پر مسجد بنائیں گے ۔''

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تو اللہ تعالی نے اس زمانے کے سرداروں اوران لوگوں کا ایک قول نقل کیا ہے جنہیں اس ماحول میں غلبہ حاصل تھا ۔ اللہ تعالی نے اس قول کی تائید نہیں فرمائی اورنہ اس پر اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے بلکہ اسے تو مذمت ، عیب اوراس طرز عمل سے نفرت دلانے کے طور پر ذکر کیا ہے اوراس کی دلیل یہ ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے جن پر یہ آیت نازل ہوئی اورجو اس کی تفسیر کو سب لوگوں سے زیادہ بہتر جانتے ہیں ، اپنی امت کو قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع فرمایا ہے ، اس سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے ، ایسا کرنے والوں کی نہ صرف مذمت کی بلکہ ان پر لعنت بھی فرمائی ہے ، اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس مسئلہ میں اس قدر شدت سے منع نہ فرماتے حتی کہ ایسا کرنے والوں پر آپؐ نے لعنت بھی فرمائی اوریہ بھی فرمایا کہ وہ اللہ تعالی کے ہاں ساری مخلوق سے بدترین شمار ہوں گے ۔ امید ہے کہ ایک طالب حق کےلئے یہ بیان کافی وشافی ہوگا ۔

اگر یہ فرض بھی کرلیا جائے کہ ہم سے پہلے لوگوں کےلئے قبروں پر مسجدیں بنانا جائز تھا تو ہمارےلئے اس مسئلہ میں ان کے نقش قدم پر چلنا جائز نہ ہوگا کیونکہ ہماری شریعت سابقہ شریعتوں کی ناسخ ہے ، ہمارے رسول علیہ الصلوۃ والسلام خاتم الرسل ہیں ، آپؐ کی شریعت کامل اورہمہ گیر ہے ۔ آپؐ نے ہمیں قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع فرمایا ہے لہذا ہمارےلئے آپؐ کی مخالفت کرنا جائز نہیں بلکہ ہم پر یہ واجب ہے کہ آپؐ کی پیروی کریں ، آپؐ نے جس دین وشریعت کو پیش فرمایا ہے ، اسے مضبوطی سے تھام لیں اورقدیم شریعتوں کا جو حصہ اس کے مخالف ہے ، اسے ترک کردیں اوروہ عادات واطوار جن کو کچھ لوگ مستحسن سمجھتے ہیں مگر وہ ہمارے دین کے خلاف ہیں تو انہیں چھوڑ دیں کیونکہ اللہ تعالی کی شریعت سے بڑھ کر اورکوئی چیز مکمل نہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے بڑھ کر اورکوئی سیرت حسین نہیں ہے ۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین میں ثابت قدمی عطا فرمائے اورتادم زیست تمام ظاہری وباطنی اقوال واعمال اوردیگر تمام امور ومعاملات میں اپنے رسول

حضرت محمد ﷺ کی شریعت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق سے نوازے ۔

انہ سمیع قریب' وصلی اللہ وسلم علی عبدہ ورسولہ محمد وعلی آلہ وصحبہ' ومن اہتدي بہداہ الی یوم الدین

فتاوی مکیہ